آج اور کل

محمد بشیر جمعہ

ہاں میں کوشش کروں گا

ساحلِ سمندر پر ایک جھونپڑا تھا۔ سورج غروب ہونے کا وقت تھا۔ غروب ہوتے ہوئے سورج نے اندھیری ہوتی ہوئی دنیا سے پوچھا: ہے کوئی جو میری جگہ لے۔ اس سناٹے میں جھونپڑے کے اندر ٹمٹماتے ہوئے دیے نے کہا: "ہاں میں کوشش کروں گا"۔ چراغ اپنی سی کوشش کرتا رہا، جلتا رہا، اور جس مقام پر اسے رکھا گیا تھا وہاں وہ روشنی پھیلاتا رہا۔ سورج کے چیلنج کو اس معمولی سے چراغ نے قبول کیا، اور اپنی سکت اور حیثیت کے مطابق، اپنی مقررہ جگہ پر، وہ روشنی پھیلاتا رہا۔

زندگی میں ہر شام سورج غروب ہوتا ہے، ہر شام اندھیرے کی ابتدا ہوتی ہے، ہر شام بلب، قمقمے اور چراغ جلتے ہیں، ہر رات سخت اندھیروں کا مقابلہ یہی چھوٹے چھوٹے روشن چراغ اور بلب کرتے ہیں۔ پھر صبح ہو جاتی ہے۔ ایک کے بعد ایک صبح، یہاں تک کہ زندگی کی شام آ جاتی ہے۔ ہر صبح ایک نیا پیغام لاتی ہے۔ کچھ کرنے اور کر گزرنے کی طرف بلاتی ہے۔ کہتی ہے ٹمٹماتے دیے کے عمل سے راہنمائی حاصل کرو۔ اور اندھیرے دُور کرنے کے لیے اپنی بساط بھر کچھ کرو۔ بالآخر صبح ہو جائے گی۔ اس سے ایک اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ اسی امنگ کا نام ہے: "ہاں میں کوشش کروں گا"۔

آج ہم ڈوبتے ہوئے سورج اور کوشش کرتے ہوئے چراغ کے حوالے سے اپنے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے، آئندہ کے لیے کچھ وعدے کرنے اور کچھ کر گزرنے کی کوشش کریں گے۔

اپنا اِحتساب کر لو

گزرتے ہوئے وقت کے بارے میں غور کرو۔ زندگی میں کس طرح ایک کے بعد ایک،

دوسرا دن' اور پھر سال آ جاتا ہے۔ یہ زندگی ہے یا کوئی طوفان! کس تیزی کے ساتھ گزر رہی ہے کہ سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔

ہمیں ہر سال بارہ مہینے یا باون ہفتے یا تین سو پینسٹھ دن یا ۸۷۶۰ گھنٹے میسر آتے ہیں۔ ذرا یاد تو کیجیے کہ ہم نے ان اوقات کو کہاں کہاں اور کیسے کیسے استعمال کیا۔ کتنا وقت ہم نے تعمیری انداز میں گزارا اور کتنا وقت ضائع کیا۔ ان اوقات میں ہم کیا کچھ کر سکتے تھے اور ہم نے کیا کچھ کیا۔ ہمارے کرنے کے کام کیا تھے اور ہم نے کیا کر لیا۔ کیا دل و دماغ کے کسی گوشے میں اطمینان کی کوئی کیفیت ہے۔

شاید ہم دِنوں اور گھنٹوں میں حساب نہ دے سکیں' مگر ضمیر اور احساس کی عدالت میں کچھ حساب دے دیجیے اور کچھ اعتراف کر لیجیے۔ اپنی کارکردگی کا جائزہ لے لیجیے' اپنے اچھے کاموں کو نوٹ کر لیجیے' اپنی کامیابیوں کو تحریر کر لیجیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی غلطیوں' زیادتیوں' ناروا سلوک اور ناکامیوں کو بھی قلم بند کر لیجیے۔ اپنا احتساب کر لیجیے قبل اس کے کہ آپ کا احتساب کیا جائے۔ جو غلطیاں ہو گئی ہیں وہ دہرانی نہیں ہیں' اور جو کام کر سکتے تھے اور نہیں کیے اس کی تیاری کرنی ہے۔ جو کرنا چاہتے ہیں انھیں ٹارگٹ دے کر پورا کرنے کی ضرورت ہے۔

حالات کے تقاضے

حالات کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے ملک میں جن حالات سے گزر رہے ہیں اس کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ کچھ کرنے کا پروگرام بنانے کے لیے حالات اور ان کے تقاضوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

۱۔ ہم ایک ایسے معاشرے کے فرد ہیں جس کی اقدار روبہ زوال ہیں۔

۲۔ ہم قرض کے نیچے اتنی دبی ہوئی قوم ہیں کہ ہم نے اپنی آئندہ دو یا تین نسلوں کو قرض دینے والے ممالک اور اداروں کے پاس گروی رکھ دیا ہے۔

۳۔ قوم کی نظریاتی شناخت کو اجاگر کرنے کے بجائے' ایک ایسے نظامِ تعلیم کو چلا رہے ہیں جس کے تربیت یافتہ افراد لارڈ میکالے کے مقاصد پورا کر رہے ہیں۔

۴۔ عراق ایران جنگ' خلیج کی جنگ' بوسنیا میں نسل کُشی اور افغانستان کے حالات سے تشکیل پانے والا عالمی منظر' ہم مسلمانوں کو جگا رہا ہے کہ اٹھیں' دشمن کو پہچانیں' کمرہمت کس لیں اور تاریخ میں اپنا حقیقی مقام حاصل کریں۔

۵۔ ہماری نوجوان نسل اس وقت بے روزگاری' عدم اعتماد' فکری بحران' منشیات اور

احتجاجی مزاج کی شکار ہے۔

۶ - ٹیکس اور پولیس کا ایسا نظام قائم ہے جو چوری اور جرائم کو پرورش کرتا ہے' جس سے پوری قوم اخلاقی اور مالیاتی بحران کا شکار ہے۔

۷ - ملک میں طاقت کے سرچشموں پر کچھ خاندانوں کی اجارہ داری ہے۔ سیاسی نظام ایسا ہے کہ یہی لوگ ہر دَور میں کسی نہ کسی انداز سے برسرِاقتدار آجاتے ہیں۔

یہ حالات ہیں جن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں آئندہ کے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تقاضے اور تیاری

حالات کا نقشہ پیش کرنے کے لیے چند نکات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ فہرست ہر انسان اپنی سوچ اور فکر کے مطابق طویل یا مختصر کر سکتا ہے۔ ہم نے یہ فہرست قومی اور بین الاقوامی تناظر میں پاکستانی قوم اور امّتِ مُسلمہ کے حوالے سے پیش کی ہے۔ آپ اس میں اپنے ذاتی حوالے سے بھی اضافے کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ہی آپ آئندہ کے تقاضوں کو متعین کر سکیں گے۔

ہم چند باتیں ایسی پیش کریں گے جس کا احساس' قوم کے اکثر لوگوں کو ہے۔ یہ باتیں مُسلّمہ ہیں' تخلیقی اور نئی نہیں۔لیکن ضروری ہے کہ قوم کے افراد ان پر عمل کریں۔ اپنی زندگی کو بھی فائدہ پہنچائیں' اس قوم کو بھی زندہ اور تابندہ رکھنے کی کوشش کریں اور آئندہ نسل کو قرض کا بوجھ دینے کے بجائے حوصلہ دینے کی کوشش کریں۔

مثبت اندازِ فکر

قومی اِنحطاط کی ایک بہت بڑی وجہ لوگوں کا اندازِ فکر اور عملی رویہ ہے۔ دوسو سالوں کی انگریزوں کی غلامی اور تقریباً نصف صدی کی انگریزوں کے غلاموں کی غلامی نے اس قوم کے نوجوانوں کو فکری بحران کا شکار کر دیا ہے۔ گریجویشن کی سطح تک جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا نہ تو مقصد ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ انتظامی معاملات اور مینجمنٹ کے طریقۂ کار پر اختلافات کے باعث ادارے ترقی کے بجائے تنزلی کا شکار ہیں۔ محض گریجویشن کرنے والے افراد اپنا پیٹ پالنے کے لیے نوکری کرتے ہیں۔ نہ تو ان کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور نہ ہی انھیں کسی بہتر کام کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ جب انسان سے اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام نہ لیا جائے تو اس کا آگے

بڑھنے کا جذبہ ٹھٹھر جاتا ہے' اور وہ مایوسی کی کیفیت میں مبتلا ہو کر فکری بحران اور منفی سوچ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ہمیں اس زندہ قوم کو حقیقی معنوں میں زندگی عطا کرنی ہے۔ اس سلسلے میں مملکت اور حکومت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ قوم کے لوگوں میں اعتماد پیدا کیا جائے' اور حکومتی کاروبار اور کاروباری طریقۂ کار کے مروج انداز میں تبدیلی لائی جائے' تاکہ لوگ اپنی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں سے اس قوم کو کچھ دے سکیں۔ سیاست دانوں پر اس قوم کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس میں اعتماد' حوصلہ اور عزم پیدا کریں۔ تاجر برادری اور صنعت کاروں کو سمجھنا چاہیے کہ انھیں اور ان کے ملازمین دونوں کو قبر میں جانا ہے۔ وہ اپنے دفتری اور کاروباری نظام کو بہتر بنائیں تاکہ لوگوں کے ساتھ انصاف ہو اور ان کا استحصال نہ ہو۔ آپ کے چپڑاسی کے لیے تو ہزار روپے تنخواہ ہو اور آپ کے گھر کے کتے کے لیے مہینے کے دو ہزار روپے کی ہڈیاں آئیں! اگر یہ معاملہ رہا تو قبر میں بھی مظلوم کی بَد دُعا کا حساب لیا جاتا ہے۔ سرکاری افسران کو چاہیے کہ وہ اعلیٰ بنگلوں اور لاکھوں روپے کے ذاتی ٹارگٹ کے پیچھے بھاگے رہنے کے بجائے عوام کی خدمت کریں۔ محسوس کریں کہ وہ اسی عوام کے خون پسینے کی کمائی کو ٹیکس کے ذریعے وصول کر کے کھاتے ہیں اور اسی عوام کے کندھوں پر سوار ہو کر قبروں تک پہنچنا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب میت کے آداب کی پابندی یعنی خاموشی نہیں ہوتی اور لوگ جنازے کے ساتھ ساتھ گفتگو بھی کرتے رہتے ہیں۔ شاید آپ کے جنازے کے ساتھ ساتھ آپ کے کردار کی بھی گفتگو ہو رہی ہو اور آپ کو علم ہے کہ زبانِ خلق نقارۂ خدا ہے۔

احتجاجی انداز

ہمارے ملک میں معمولی معمولی باتوں سے لوگ بھڑک جاتے ہیں۔ دفتروں میں جھگڑے' بازاروں میں خون خرابے' سڑکوں پر حادثات' اور اس کے باعث گاڑیوں کو آگ لگانے کا عمل۔ یونین کے مطالبات اور اس میں بدزبانی۔ یہ سب چیزیں اس قوم کو دیمک کی طرح کھا رہی ہیں۔ اس میں توازنِ قائم کرنے اور صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

خاندانی اور کاروباری جھگڑے

ان جھگڑوں اور اختلافات کے باعث خاندان ٹوٹ رہے ہیں اور بڑھتے ہوئے منافع بخش کاروبار مسلسل نقصان کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس معاملے میں مصالحت کے لیے پہل کیجیے۔ اپنی جانب سے ایثار و قربانی پیش کیجیے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا جواب بھی اسی انداز میں ملتا ہے۔

اپنی اَنا کی جنگ کو ختم کیجیے۔ آپ کی ضد سے آپ کی ناک اگر بڑی بھی ہو گئی تب بھی آپ کے چہرے پر بُری لگے گی۔

کارکردگی

ہمارے ہاں اجتماعی طور پر افراد کی کارکردگی کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مختلف عُہدوں کے لیے مطلوبہ صلاحیت کے لوگ ملنا مشکل ہے' مگر تربیت کے ذریعے ان کی کارکردگی بڑھائی جا سکتی ہے۔ اور اسی انداز سے ہم اپنی پیداواری صلاحیت بڑھا سکتے ہیں۔ ہماری تباہی کی ایک بڑی وجہ تساہل اور کاہلی ہے۔ اس بیماری میں پوری قوم عموماً مبتلا ہے۔

کفایت شعاری

ہم لوگ فضول خرچی' بلند معیارِ زندگی اور مغربی ثقافتی رویوں کے اظہار کے مقابلے میں مبتلا ہیں۔ زندگی کے اکثر معاملات میں ہم فضول خرچی کا شکار ہیں۔ یہاں توازن پیدا کرنے اور کفایت اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ کفایت شعاری ہی سے خود انحصاری آئے گی۔

نوجوان نسل

ہر ادارے' سوسائٹی' تعلیمی و رفاہی ادارے کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ نوجوان نسل میں آج کے دَور کے مطابق مطلوبہ صلاحیتیں پیدا ہوں۔ اس سلسلے میں مختلف پروگرام بنائے جا سکتے ہیں۔ جس میں تربیتی موضوعات پر گفتگو' تقریر' تحریر' فنِ انتظام' درخواست ملازمت' انٹرویو' اور کام کرنے کے طریقے شامل کیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی کیریئر پلاننگ اور مستقبل میں ان کی ضرورت پر گفتگو بھی شامل ہے۔ نوجوانوں کو سیلف ایمپلائمنٹ کی جانب ترغیب دینے کے لیے پڑھے لکھے اور بر سرِملازمت لوگ اپنا کردار ادا کریں۔

ملک بھر میں تعلیمی اور فنی قافلے ترتیب دیے جائیں' جو دیہاتوں میں جا کر اجتماعی تربیت کا کام کریں۔

وقت کا استعمال

افراد میں وقت کی قدروقیمت کا احساس پیدا کیا جائے اور اس کے بہتر استعمال کے سلسلے میں رہنمائی کی جائے۔

اندھیروں میں ہمیں اپنے کچھ دیے جلانا چاہئیں۔ عزم کریں کہ آئندہ اپنی اصلاح اور ترقی کے ساتھ ساتھ خیر کے کچھ کام کریں۔

۱۔ کسی ایک فرد کے اندر مثبت انداز فکر پیدا کریں۔
۲۔ کسی ایک فرد کے کیریئر کے لیے رہنمائی کریں۔ کسی ایک فرد کو برسرِ روزگار کر دیں۔
۳۔ کسی ایک لڑکے اور لڑکی کا رشتہ اپنی کوشش سے کرا دیں۔
۴۔ کسی ایک کو شاہراہِ مستقیم پر لا کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر لگا دیں۔

دیکھئے ''ڈوبتا ہوا سورج پوچھ رہا ہے کہ ہے کوئی جو میری جگہ لے۔ جلدی سے کہہ دیجیے' ''ہاں میں کوشش کروں گا''۔ آپ کوشش کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا نظام برکت کا نظام ہے۔ وہ آپ کی کوشش کے ایک ہندسے کے ساتھ صفر لگا کر اس کی قدر بڑھا دے گا۔ آپ کا اخلاص جس قدر زیادہ ہو گا صفر اسی قدر زیادہ لگتے رہیں گے۔

پھر کہیے' ''ہاں میں کوشش کروں گا۔''

پُراُمید رہیے

یاد رکھیے' ہمارا کام کوشش کرنا ہے' اور ہمارا حساب و کتاب اخلاص اور کوشش کے حوالے ہی سے پیش ہونا ہے۔ خلوص نیت' دُور اندیشی' باریک بینی کے ساتھ منصوبہ بندی اور وسائل کا بروقت استعمال' مسائل کا مناسب حل' وقت کا بہتر استعمال' بہتر انسانی تعلقات' عصری تقاضوں کے مطابق ٹیکنالوجی کا استعمال' اور لمحہ بہ لمحہ جائزہ و احتساب' ہمیں شاہراہ کامیابی پر گامزن کر سکتا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے راستے پر چلنے والے ہیں وہ اپنی سستی' کاہلی' خودپسندی' لالچ اور تنگ نظری کو چھوڑ کر مندرجہ بالا عوامل کے مطابق اپنے راستے پر سفر کریں۔ انھیں نتائج کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ نتائج خود اس قسم کے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ انھیں ہمارے دروازے کھلے ملیں۔

اس دنیا میں تو ہمارے لیے نتائج صرف یہ ہیں کہ جب رات کو نیند کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہوں تو دِل اس بات پر گواہ ہو کہ اے انسان (آپ اپنا نام لیجیے) میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو آج' کَل کے مقابلے میں اللہ سے قریب تر ہوا ہے' شیطان سے دُور ہوا ہے' تُو جنت سے قریب تر ہوا ہے' تُو دوزخ سے دُور ہوا ہے۔ اس کیفیت کے ساتھ آپ اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اللہ کا یقینی وعدہ ہے کہ جو نعمتوں پر شکر کرے گا اُسے وہ ضرور مزید نعمتوں سے نوازے گا۔ اس کے بعد محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیے۔ اپنے مسائل اور معاملات کے حل کے لیے اپنے ذہن کو قرآن اور حدیث کی جانب لے جایئے اور پھر اسی حوالے سے کل کی تیاری کیجیے۔

یقیناً آپ چراغ ہیں۔ آپ نے سورج کے مقابلے میں کہا تھا کہ ہاں میں کوشش کروں گا / کروں گی۔ جنت الفردوس میں آپ کی کوشش اور اللہ کی برکت کے حوالے سے آپ کے لیے غات تیار ہو رہے ہیں۔ آپ کوشش کیجیے۔ اگر آپ تھک گئے ہیں' تو بھی روشنی دینے کی لوشش کیجیے۔ دنیا کو آپ کے اخلاص اور' آپ کی کوشش کی ضرورت ہے۔ اور جب موت کی ادر ہمیں لپیٹنے کے لیے آئے تو ہمارے اندر سے یہ آواز آ رہی ہو ؎

ہمیں یقیں ہے کہ ہم ہیں چراغِ آخرِ شب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں اُجالا ہے

پھر جب حالتِ نزع میں ہمارے ذہن میں یہ قرآنی آیت آئے --- "اے ایمان لانے والو' لٰد سے ڈرو' اور تم میں سے ہر متنفس یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے" --- ہمیں یہ امید ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سرمایۂ عمل کو قبول فرمائے گا' اپنی عفو و رحمت سے ہماری شش فرمائے گا' اور ہم اپنے آخری سفر پر جانے کے لیے لبیک کہتے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھ رہے وں۔

رمضان کے تحفے

①	استقبالِ رمضان	خرم مراد	۲۵۰/=	فی سیکڑہ
②	قربِ الٰہی کے آسان طریقے	خرم مراد	۱۷۵/=	〃
③	ذکرِ الٰہی	خرم مراد	۲۷۵/=	〃
④	عہدِ وفا اور وفائے عہد (الفتح)	خرم مراد	۲۰۰/=	〃
⑤	تزکیہ کی پہلی منزل (المزمل)	خرم مراد	۲۷۵/=	〃
⑥	حقوق العباد	خرم مراد	۲۷۵/=	〃
⑦	توبہ کا دروازہ کھلا ہے	خرم مراد	۲۰۰/=	〃

منشورات

۶۔ نور چیمبرز۔ گنپت روڈ۔ لاہور